خطبہ جمعہ

بعنوان

وفادار بیٹا

(سیدنا اسماعیل عَلَیہِ السَّلام)

سلسلة منبر الحكمة
156

بتاریخ: 9 اگست 2019

بمطابق: ٧ ذو الحجة ١٤٤٠ ھج

به اهتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اھم نکات

❀ولادت اور پہلی آزمائش ❀قربانی اور دوسری آزمائش
❀سرکارِ دوعالم ﷺ کے جداعلیٰ ❀اطاعت شعاری کی خوب صورت مثال
❀حیاتِ سعیدہ سے حاصل اسباق

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿وَاذْكُرْ فِی الكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا﴾ [مريم: 54]

''اس کتاب میں اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کا تذکرہ بھی کیجیے، بلاشبہ وہ وعدے کے سچے، رسول اور نبی تھے۔''

اسلام کی اساس رسالت پر ہے۔ رسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے شروع ہوکر حضرت محمد ﷺ تک چلا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام اسلام کے ہی مبلغ تھے، قرآن کریم میں انبیاء کرام کا تسلسل سے تذکرہ سلاسل نبوت کی حقانیت اوران کے دین اسلام کی توثیق و تائید کے لیے ہی دیا گیا ہے۔ ان انبیاء کرام میں حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام بھی نمایاں ہیں جن کی حیات اور صفات کا ذکر قرآنِ کریم میں بھی ہوا اور احادیثِ مبارکہ میں بھی۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے عقدِ زوجیت:

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام اپنی بیوہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا، کنیز حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور خدماء و

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سامان کے ساتھ جب فلسطین جا کر آباد ہوئے تو اُس وقت بہت آسودہ حال تھے لیکن بے اولاد۔ آپ کی اس وقت عمر 86 برس تھی اور آپ کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا بھی عمر رسیدہ ہو چکی تھیں، اب ان سے اولاد کی اُمید نہ تھی، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں اب بھی اولاد کی شدید خواہش تھی۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو جب آپ کی خواہش کا علم ہوا تو ایک روز آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ اولاد کے لیے باوفا، تابع، امین، نوعمر اور حسین و جمیل کنیز حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لیں تا کہ تنہائی اور وحشت کا خاتمہ ہو جائے اور اولادِ نرینہ کی تمنا بھی پوری ہو جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ تجویز پسند آئی اور آپ نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر کے اولاد کے لیے دعا کی۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یوں ذکر فرمایا ہے:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ﴾ [الصافات: 100]

''اے میرے پروردگار! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔''

ولادت اور پہلی آزمائش:

دُعا قبول ہوئی اور آپ کی دوسری بیوی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پہلی بیوی تھیں۔ اس لیے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش بہ تقاضائے بشریت ان پر بہت شاق گزری اور انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت اصرار کیا کہ ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو یہاں سے دور کر دو، تا کہ یہ لوگ میری نگاہ کے سامنے نہ رہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ بات بہت ناگوار گزری مگر بارگاہِ الٰہی سے جب حکم ہُوا کہ بی بی ہاجرہ اور اسماعیل کو عرب کے ریگستان میں چھوڑ آؤ، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو اس جگہ لے آئے جہاں اب کعبہ ہے۔ اس زمانے میں یہ جگہ بالکل غیر آباد تھی۔ چند کھجوریں اور ایک مشکیزہ پانی کے ہمراہ انہیں وہاں چھوڑ کر حضرت ابراہیم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علیہ السلام جب جانے لگے تو بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے انہیں روک کر پوچھا کہ ہمیں اس بیابان میں چھوڑ کر کہاں چل دیے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خاموشی پر بی بی ہاجرہ نے استفسار کیا کہ کیا یہ میرے ربّ کے حکم سے ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اثبات میں جواب دیا۔ تب بی بی ہاجرہ نے انہیں جانے دیا اور فرمایا کہ پھر اللہ ہمارے لیے کافی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام چلتے چلتے جب ایسی جگہ پہنچے کہ دونوں ماں بیٹا نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو ہاتھ بلند کیے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا:

﴿رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ﴾

[ابراهيم: 37]

''اے میرے رب! میں اپنی اولاد کو تیرے حرمت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں بسائے جا رہا ہوں جو کھیت وکھلیان والی نہیں ہے، اے ہمارے ربّ! تا کہ وہ نماز قائم رکھیں، سو تُو لوگوں کے دِل ایسے بنا دے کہ ان کی طرف جھکنے لگیں اور انہیں پھلوں کا رِزق عطا فرما، شاید کہ یہ شکر گزار بن جائیں۔''

پانی کی تلاش:

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا چند روز تک مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور کھجوروں پر گزارہ کرتی رہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی رہیں۔ جب پانی اور کھجوریں ختم ہو گئیں تو پریشان ہوئیں، چونکہ خود بھوکی تھیں اس لیے دودھ بھی نہ اترتا تھا اور بچے نے بھوک پیاس سے رونا شروع کر دیا تھا۔ بچے کی بے چینی دیکھ کر بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے پانی کی تلاش شروع کر دی۔ قریب کی پہاڑی صفا پر چڑھیں کہ شاید کوئی اللہ کا بندہ نظر آ جائے یا پانی مل جائے مگر کچھ نظر نہ آیا پھر واپس وادی میں آ گئیں۔ پھر دوسری جانب کی پہاڑی مَروہ پر چڑھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گئیں، اس طرح آپ نے سات چکر لگائے۔ ماممتا کا یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس قدر مقبول ہوا کہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے آنے والے ہر فرد پر یہ لازم قرار دے دیا گیا ہے کہ وہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے۔

پہلی برکت؛ آبِ زم زم:

تلاش وجستجو پر مشتمل ساتویں چکر میں بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا بچے کے پاس جب واپس آئیں تو دیکھا کہ جس جگہ حضرت اسماعیل علیہ السلام روتے ہوئے ایڑیاں رگڑ رہے تھے وہاں سے ایک چشمہ جاری ہو گیا ہے۔ یہ چشمہ آج بھی موجود ہے۔ لوگ اس چشمہ کو آبِ زم زم کے نام سے جانتے ہیں اور ہزاروں سال گزرنے کے باوجود چشمے کا پانی اسی طرح جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں مخلوق کے لیے شفا رکھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ضمن میں ارشاد فرمایا تھا:

((يَـرْحَـمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ ، لَوْلاَ أَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا))

''اللہ تعالیٰ اُم اسماعیل پر رحم فرمائے! اگر انہوں نے جلدی نہ کی ہوتی تو زم زم آج ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔''

صحيح البخاري: 3362

یعنی اگر اماں ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے پانی کو روکنے کی کوشش نہ کی ہوتی تو آج یہ خوب وافر اور بے حد بہتا ہوا چشمہ بن گیا ہوتا۔ لیکن اس کے باوجود بھی زم زم اتنی وافر مقدار میں موجود ہے کہ کم ہونے کا تصور بھی محال ہے۔

خیر! آبِ زم زم نکلنے کے کچھ عرصہ بعد بنی جُرہم نامی ایک قبیلہ پانی کی فراوانی دیکھ کر حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی اجازت سے یہاں آباد ہو گیا۔ بچپن کا ابتدائی دَور حضرت اسماعیل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علیہ السلام نے اسی قبیلے کے افراد کی صحبت میں گزارا۔

ختنے کا اوّلیں حکم:

بہت سے احکامات ایسے ہیں جن کا تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ذات سے براہ راست وابستہ ہے یا ان پرعمل درآمد کا حکم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دور میں نازل ہوا اور ان اعمال کی اقتدا آج بھی جاری ہے۔انہی احکامات میں سے ایک حکم ختنہ کا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر جب ننانوے سال ہوئی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام تیرہ سال کے تھے تو ختنے کا حکم نازل ہوا۔اس حکم پرعمل درآمد آج بھی ملّتِ ابراہیمی کا شعار ہے۔الہامی کتابوں میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ذات مبارک سے جاری ہونے والی ایک اورسنّت کا تذکرہ بھی ہے۔

قربانی اور دوسری آزمائش:

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے والد بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مسلسل تین راتوں تک ایک ہی خواب دیکھا کہ وہ اپنے لختِ جگر کو اللہ کی راہ میں قربان کر رہے ہیں۔ یہ اللہ کریم کی جانب سے دوسری آزمائش کی طرف اشارہ تھا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عالمِ رُؤیا میں ملنے والے اس حکمِ الٰہی کی تعمیل کا ارادہ فرمایا اور بیٹے سے پوچھا:

﴿يَـا بُنَيَّ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى﴾

[الصافات: 102]

''اے میرے پیارے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں، بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟''

صحیح بخاری میں اسی آیت کی تفسیر میں عبید بن عمیر رحمہ اللہ کا قول مذکور ہے کہ:

إِنَّ رُؤْيَا الأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ.

''یقیناً انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری: 859

اسی بنا پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خواب کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ حکم خداوندی سمجھتے ہوئے اس کی تعمیل کا ارادہ فرمایا۔

آپ اندازہ کیجیے کہ ایک شخص 86 سال کی زندگی گزار چکا ہو، ساری زندگی بے اولاد رہا ہو، عمر کے آخری پہر بڑی آرزوؤں اور دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ سے بیٹا ملا ہو اور پھر پیدائش کے فوراً بعد پہلی آزمائش بیٹے سے جدائی ہو، اس سے بڑھ کر دوسری آزمائش یہ ہو کہ اس بیٹے کو قربان کر دو۔ ذرا بتائیے کہ کون اس پر سر تسلیم خم کر سکتا ہے؟ ایک ہی شخصیت! حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ آپ بلا شبہ 'حنیف' تھے۔ صرف اللہ ہی کی جانب متوجہ اور یکسو رہنے والے تھے۔

پھر عظیم باپ کا فرزند بھی عظیم ہی ثابت ہوا۔ جوں ہی والد ماجد نے اپنے خواب کا تذکرہ کیا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بھی فوراً ہی سر تسلیم خم کر دیا اور ربِ کریم کے حضور میں اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ جواں سالی میں اطاعت و فرماں برداری کا اس قدر عظیم جذبہ؛ آپ جیسے ہی عظیم شخص سے متوقع ہو سکتا تھا۔ چنانچہ وفادار بیٹے نے کہا:

﴿يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾ [الصافات: 102]

''اے ابا جان! آپ کو جو حکم ملا ہے اسے بجا لائیے، آپ مجھے اِن شاء اللہ صبر کرنے والوں میں سے ہی پائیں گے۔''

اس اطاعت شعاری کو علامہ اقبال رحمہ اللہ نے یوں بیان کیا ہے:

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

مشیت الٰہی کے تحت اللہ کے یہ دونوں برگزیدہ بندے گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور اس کے بعد قربانی تک کا سارا واقعہ آپ تمام حضرات کے بخوبی علم میں ہے، کیونکہ قربانی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایک ایسا عظیم عمل ہے جس پر اَربوں مسلمان ہر سال عمل پیرا ہوتے ہیں اور اس کے پس منظر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فرماں برداری اور حضرت اسماعیل کی اطاعت شعاری کے واقعے سے بھی ہر مسلمان واقف ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اس امتحان میں کامیاب ہونے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ* وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ* قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ * إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ * وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ* وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ* سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ*﴾ [الصافات: 103 ـ 109]

''چنانچہ جب دونوں نے اطاعت شعاری کا مظاہرہ کیا اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا لیا، تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم! یقیناً آپ نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا، یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ بلاشبہ یہ واقعی بڑی واضح آزمائش تھی۔ ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان کا ذکر خیر چھوڑ دیا۔ ابراہیم (علیہ السلام) پر سلام ہو۔''

خانہ کعبہ کی تعمیر:

ایسا کون سا خیر کام تھا کہ جس کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ارادہ کیا ہو یا اللہ کی جانب سے حکم ملا ہو تو حضرت اسماعیل علیہ السلام اس کام میں آپ کے معاون نہ بن کھڑے ہوئے ہوں؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے جب حکم ملا کہ وحدانیت کے پرچار کے لیے اور مرکزیت کے تعین کے لیے اللہ کے گھر کی تعمیر کریں تو اس تعمیر میں حضرت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسماعیل علیہ السلام اپنے والد کے ساتھ شریک تھے۔ کعبہ کی تعمیر کے وقت باپ بیٹے نے اللہ کی بارگاہ میں خوب دعائیں کیں۔

جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں یوں فرمایا:

﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۞ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۞ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۞﴾ [البقرۃ: 127 - 129]

''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) بیت اللہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے تو (یہ دعائیں کر رہے تھے:) اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما لے، یقیناً تو بہت سننے والا بڑے علم والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرماں بردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی فرماں بردار اُمت بنا، ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہم پر رجوع فرما، یقیناً تو توبہ قبول کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ان میں ایک رسول ان ہی میں سے بھیج، جو ان پر تیری آیات پڑھے، ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے، بلاشبہ تو بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔''

ان میں سے آخری دعا وہی ہے جس کی قبولیت کے باعث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور اسی دعا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ--- دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسٰى))

''میں اللہ کا بندہ ہوں، تمام نبیوں میں سے آخری نبی ہوں، اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی دعا ہوں اور عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بشارت ہوں۔‘‘

[صحیح لغیرہ] مسند أحمد: 17150

خانہ کعبہ کی تعمیر کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ دو پیغمبروں نے مل کر اس کی تعمیر کی۔ باپ راج کی حیثیت سے اور بیٹا مزدور کی حیثیت سے تعمیر میں مصروف رہے اور جب اس کی دیواریں اتنی اوپر اٹھ گئیں کہ مزید تعمیر کے لیے پاڑھ کے ضرورت محسوس ہوئی تو قدرت کی ہدایت کے مطابق ایک پتھر کو پاڑھ بنایا گیا، جس کو حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام اپنے ہاتھ سے سہارا دیتے تھے اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اس پر چڑھ کر تعمیر کرتے تھے۔ یہی وہ یادگار پتھر ہے جو آج ’’مقام ابراہیم‘‘ کے نام سے موسوم ہے اور اس پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے قدموں کے نشانات بھی موجود ہیں۔

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جد اعلیٰ:

حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جد اعلیٰ ہیں۔ آپ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کم وبیش پونے تین ہزار سال قبل پیدا ہوئے۔ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے 137 برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ انتقال کے وقت تک آپ کی اولاد اور نسل کا سلسلہ حجاز، شام، عراق، فلسطین اور مصر تک پھیل گیا تھا۔

اطاعت شعاری کی خوب صورت مثال:

حضرت اسماعیل کی زندگی کا ایک بہت ہی خوب صورت واقعہ امام بخاری نے نقل کیا ہے جو آپ کی اطاعت شعاری کی بہترین مثال ہے۔ سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((فَأَلْفٰى ذٰلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الإِنْسَ فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلٰى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ، وَشَبَّ الغُلَامُ وَتَعَلَّمَ العَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ، فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ، وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ، فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ، فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ، نَحْنُ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ، فَشَكَتْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ، وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا، فَقَالَ: هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا، فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ، قَالَ: فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ، وَيَقُولُ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكِ أَبِي، وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ، الْحَقِي بِأَهْلِكِ، فَطَلَّقَهَا، وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرٰى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ؟ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ، وَأَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ، فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ اللَّحْمُ، قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ المَاءُ۔ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالمَاءِ۔ قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ، وَمُرِيهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ: هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الهَيْئَةِ، وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَنِي

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بِخَيْرٍ ، قَالَ: فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ ، قَالَتْ: نَعَمْ ، هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلاَمَ ، وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ ، قَالَ: ذَاكِ أَبِي وَأَنْتِ العَتَبَةُ ، أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ))

''اس (جرہم) قبیلے نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کو اُلفت پسند پایا، تو انہوں نے اپنے اہل وعیال کو بلا کر وہاں رہائش اختیار کر لی، حتیٰ کہ وہاں ان لوگوں کے کئی گھر آباد ہو گئے اور لڑکا، یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی جوان ہو گیا اور انہوں نے ان لوگوں (قبیلۂ جرہم) سے عربی زبان سیکھ لی۔ بہرحال ان لوگوں کے نزدیک حضرت اسماعیل علیہ السلام ایک پسندیدہ اخلاق اور انتہائی نفیس انسان ثابت ہوئے، چنانچہ جب وہ اچھی طرح جوان ہو گئے تو انہوں نے اپنے خاندان کی ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ اس دوران حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ انتقال کر گئیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیوی بچوں کو دیکھنے آئے تو اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ انہوں نے ان کی بیوی (یعنی اپنی بہو) سے ان کا حال دریافت کیا تو اس نے کہا: وہ ہمارے لیے اسبابِ معاش کی تلاش میں باہر گئے ہیں۔ پھر آپ نے اس سے گھر کی گزر بسر کے متعلق دریافت کیا تو اس (بیوی) نے کہا: ہم سخت مصیبت اور تکلیف میں ہیں اور ہمارے حالات بہت ہی خراب ہیں۔ الغرض اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت شکایات کیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: جب تمہارے شوہر آئیں تو انہیں میرا سلام کہنا اور انہیں کہنا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل لیں۔ پھر جب حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر آئے تو انہوں نے کوئی مانوس سی چیز گھر میں محسوس کی تو اہلیہ سے پوچھا: کیا یہاں کوئی آیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں، اس اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طرح ایک بزرگ آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے آپ کے متعلق پوچھا، تو میں نے انہیں آپ کے متعلق بتا دیا تھا۔ پھر انہوں نے احوالِ زندگی کے متعلق پوچھا تو میں نے بتایا کہ ہماری زندگی بڑی تنگی اور مصیبت سے گزرتی ہے۔ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے دریافت کیا کہ انہوں نے تمہیں کوئی وصیت فرمائی؟ اہلیہ نے کہا: ہاں، انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل لیں۔ یہ سن کر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: وہ میرے والد محترم تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم سے علیحدگی اختیار کرلوں، لہٰذا تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ الغرض حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے طلاق دے کر اسی قبیلے میں سے ایک دوسری عورت کو اپنے نکاح میں لے لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو جتنے دن منظور تھا؛ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے ملک میں ٹھہرے۔ اس کے بعد دوبارہ تشریف لائے لیکن اس مرتبہ بھی حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے گھر میں نہ پایا۔ ان کی بیوی کے پاس گئے اور حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے متعلق دریافت کیا کہ وہ کہاں ہیں؟ اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے تلاشِ معاش کے سلسلے میں باہر گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے دریافت کیا: تمہاری گزر بسر کیسی ہوتی ہے؟ اور دیگر حالات کے متعلق بھی پوچھا، تو اس نے کہا: اللہ کا شکر ہے کہ ہم اچھی حالت اور کشادگی میں ہیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تم کیا کھاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: گوشت کھاتے ہیں۔ پھر پوچھا: کیا پیتے ہو؟ اس نے بتایا کہ پانی پیتے ہیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے اللہ! ان کے لیے گوشت اور پانی میں برکت فرما۔ پھر فرمایا: جب تمہارے شوہر واپس آئیں تو انہیں میرا سلام کہنا اور انہیں اپنے دروازے کی دہلیز باقی رکھنے کا پیغام دینا۔ چنانچہ جب حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام گھر آئے تو انہوں نے دریافت کیا: تمہارے پاس کوئی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آیا تھا؟ بیوی نے کہا: ہاں، ایک خوش وضع بزرگ شخص ہمارے ہاں آئے تھے اور اس نے ان کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے مجھ سے آپ کے متعلق پوچھا تھا۔ میں نے بتایا کہ وہ فلاں کام گئے ہیں۔ پھر انہوں نے ہماری گزر بسر کے متعلق پوچھا تو میں نے کہہ دیا کہ ہم اچھی حالت میں ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اہلیہ سے پوچھا: انہوں نے تمہیں کسی بات کی وصیت کی تھی؟ بیوی نے کہا: ہاں، وہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے اور اپنے دروازے کی دہلیز قائم رکھنے کا حکم دے رہے تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے والد گرامی تھے اور دروازے کی دہلیز تم ہو، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنے پاس رکھوں۔''

صحيح البخاری: 3364

حیاتِ سعیدہ سے حاصل اسباق:

❀ ......حضرت اسماعیل علیہ السلام خدا کے برگزیدہ پیغمبر تھے۔ قرآنِ حکیم میں مذکور آپ کی قربانی کا واقعہ ہمیں درس دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے صلہ وستائش کی تمنا کے بغیر جب کوئی عمل کیا جاتا ہے تو وہ عمل بارگاہِ ربُّ العزت میں اس قدر شرفِ قبولیت حاصل کر لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنے والی نسلوں تک اس عمل کو بطور سنّت جاری فرما دیتا ہے۔

❀ ......بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا اللہ کی ذات پر توکل کر کے جنگل بیابان میں رہ جانا اور ایمان و یقین کا مظاہرہ کرتے ہوئے پانی کی تلاش میں دو پہاڑیوں کے مابین دوڑنا، اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آیا کہ اُس کے انعام میں بنجر زمین کی کوکھ سے شفا بخش پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔ تلاش وجستجو کا یہ عمل دہرانا ہر اس فرد پر لازم قرار دے دیا گیا ہے جو حج وعمرہ کی غرض سے اس مقدس گھر میں آئے۔

❀ ......اللہ کے حکم کے آگے اپنی جان تک کی قربانی دینے سے بھی گریز نہ کرنا؛ حضرت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی سیرت مبارکہ سے حاصل ہونے والا بہت ہی خوب صورت سبق ہے۔ چہ جائیکہ ہم اپنا علم، وقت، صلاحیتیں اور مال وغیرہ بھی راہِ خدا میں صرف کرنے سے گریز کرتے پھریں۔ اللہ کا حق تو یہ ہے کہ اس کی خاطر جان بھی قربان کرنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ جب جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرنا تو پھر اللہ کو راضی کرنے کے لیے کسی بھی طرح کے فیصلے سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ اگر کسی خوشی یا غم کے موقع پر کسی رسم و رواج کو چھوڑنے پر برادری ناراض ہوتی ہے تو اس کی بھی پروا نہیں کرنی چاہیے بلکہ مقصود صرف رضائے الٰہی ہونا چاہیے، اگر اللہ راضی ہو جائے تو پھر سارے جہان کی ناراضی بھی بے معنی ہے۔

❀ ......حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے شیطان کے خلاف عملی جنگ کر کے ہمیں یہ سبق دیا کہ صرف باتوں کے تیر نہیں چلانے چاہئیں اور ہر معاملے میں شیطان وسوسے اور شیطانی حملے ہی کو بہانہ بنا کر اپنی بے عملی کو جواز نہیں بخشنا چاہیے، بلکہ شیطان کے خلاف عملی جد و جہد بھی ضروری ہے۔ جب تک آپ عزم مصمم کے ساتھ، پختہ عقیدے کے ساتھ اور عمل کے اہتمام کے ساتھ شیطان کو شکست نہیں دیں گے؛ کامیاب نہیں ہو پائیں گے۔

❀ ......ایک سبق یہ ملتا ہے کہ اپنے اخلاق اور کردار کو اچھا اور اپنی جوانی کو یوں پاکیزہ رکھیں کہ لوگ آپ سے اپنی بیٹی کا رِشتہ جوڑنے پر فخر محسوس کریں۔ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی پاکیزہ اور بے عیب سیرت سے متاثر ہو کر ہی قبیلہ جرہم والوں نے اپنا داماد بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔

❀ ......حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی حیاتِ مبارکہ میں گھریلو زندگی کو خوش گوار رکھنے کا ایک بہترین اور جامع طریقہ وسلیقہ موجود ہے۔

دیکھئے! گھریلو زندگی کا مرکزی ساتھی 'بیوی' ہوتی ہے۔ اگر آپ کی بیوی شکر گزار ہے، آپ کی ہمدرد ہے، حوصلہ مند ہے، خیر خواہ ہے اور اچھے برے حالات پر صبر وشکر کرنے والی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے تو آپ کی زندگی خوشیوں کا گہوارہ بن جائے گی لیکن اگر آپ کی بیوی مادیت پرست ہو، وہ دنیا کے اسبابِ عشرت کی عدم دستیابی کو بہت بڑی محرومی سمجھتی ہو اور اچھے برے حالات میں صابرہ و شاکرہ ثابت نہ ہوتی ہو تو ایسی بیوی انسان کے دُکھوں، پریشانیوں اور ذہنی اذیتوں کا باعث بن کر رہ جاتی ہے۔

لٰہذا ازدواجی زندگی کا سلسلہ شروع کرتے ہوئے بیوی کا نیک ہونا ضرور دیکھا جائے۔

❀ ......علاوہ ازیں اس سے والد کی فرماں برداری کا بھی سبق ملتا ہے کہ والد اگر آپ کے ازدواجی امور سے متعلق بھی فیصلہ صادر کر دے، حتیٰ کہ کسی جائز وجہ کو بنیاد بنا کر اپنے گھر کی دہلیز بدلنے کو بھی کہہ دے تو کمالِ اطاعت یہی ہے کہ والد کی بات کو مانا جائے۔ چہ جائیکہ عام امور میں بھی اس کی بات کو درخورِ اعتنا نہ گردانا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسی اطاعت شعار زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com